انتخابی تشہیر کی ڈائری-17-04-2014

جناب ارون جیٹلی

راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر

غیر جانبدار لیکن انتقامی نہیں:

این ڈی اے کے وزارت عظمیٰ کے امیدوار نریندر مودی نے ٹیلی ویژن نیوز ایجنسی اے این آئی کو ایک انٹرویو میں اہم تبصرہ کیا۔ آئندہ حکومت مثبت فکر کے ساتھ کام کرے گی انتقامی جذبے سے نہیں۔

ہندوستان بدل رہا ہے، لوگ بے چین ہوگئے ہیں، امید سے بھرپور طبقے کی ترقی ہورہی ہے۔ لوگ ایسے نظام میں رہنے کی امید کررہے ہیں جہاں زندگی کا معیار بامعنی اور بہتر ہو۔ نئی نسل کی تعلیم، روزگار، صحت دیکھ بھال اور صفائی کے شعبے میں مواقع تلاش کررہے ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ پارٹیوں کے درمیان تفریح کے بجائے سیاست میں کام کرنے کا نظام یقینی ہونا چاہیے۔

ان حالات میں حکومت کو ان کے کام کاج اور حصولیابیوں کی وجہ یاد کی جائے گی نہ کہ اپنے حریفوں کے خلاف کیے جانے والی سیاسی جدوجہد کی وجہ۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ قانون پر عمل ہونا چاہیے، اگر لوگ جرم کرتے ہیں تو ان کی آزاد ایجنسیوں سے جانچ کرائی جانی چاہیے۔ اداروں کی آزادی اور پیشہ وارانہ صلاحیت مضبوط ہونی چاہیے۔ ایجنسیاں ایماندار، سیاسی دخل سے دور عوام کے ذریعہ چلایا جانا چاہیے۔ اگر مستقبل کی حکومت اس کی یقین دہانی کرا دیتی ہیں تو وہ چھوٹا سا کردار ادا کرے گی۔

رائے دہندہ الّو نہیں ہے:

121 انتخابی حلقوں میں آج انتخاب ہورہا ہے، 2014 کے عام انتخابات کے لیے تقریباً نصف ہندوستان ووٹنگ کرچکا ہے۔ جھکاؤ کس طرف ہے؟ تیسرا محاذ یا تنظیمی محاذ ناکام ہوچکا ہے۔ کانگریس کافی پیچھے رہ گئی ہے۔ صرف این ڈی اے ہی حقیقت میں حکومت بنا سکتا ہے۔ یو پی اے کے خلاف اقتدار مخالف لہر کے علاوہ، ملک کے عوام مودی کے حق میں ہیں۔ متوسط ہندوستانی کی فکر ہے کہ کون مستحکم حکومت فراہم کرے گا۔ اس سوال کا جواب بی جے پی اور این ڈی اے ہیں۔ راہل گاندھی کو یہ قبول کرلینا چاہیے کہ لوگ کانگریس سے ناراض ہیں۔ کانگریس کے خلاف ووٹنگ کرنے والے ووٹر الّو نہیں ہیں۔ ہارنے کے امکان کو دیکھتے ہوئے لیڈر کو اپنی تہذیب نہیں بھولنا چاہیے۔ جو کانگریس کے خلاف ووٹنگ کریں گے انھوں نے کچھ اچھا سوچا ہوگا۔ ناراض ووٹر چار حرف کا لفظ نہیں ہے جیسا کہ راہل گاندھی انھیں سمجھتے ہیں۔